افکار و تاثرات

بنام مدیر

حضرت مولانا علی میاںؒ کی وفات کے سلسلے میں تعزیتی خطوط

از دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی (لکھنو)

برادرم محترم و فاضل مکرم جناب مولانا راشد الحق صاحب زیدت مکارمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے بعافیت ہونگے۔ حضرت نور اللہ مرقدہ کے سانحہ ارتحال پر جناب کا گرامی نامہ ملا جو باعث تسکین و تقویت ہوا۔ حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب مد ظلہم اور حضرت مولانا سید محمد واضح صاحب نے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور دیگر افراد خاندان نے بھی اس سے تقویت محسوس کی، اللہ تعالیٰ جانبین کے اس تعلق کو اور بڑھائے اور اسکے اچھے نتائج سامنے آئیں۔ آپ نے حضرت کے آخری سفر پاکستان پر جو لکھا تھا وہ حضرت نے ملاحظہ فرمایا تھا اور پسند کیا تھا۔ حضرتؒ کو آپ کے دادا صاحبؒ اور والد صاحب مد ظلہ سے جو تعلق تھا اسکے بتانے اور ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، حضرت کو پاکستان میں جن لوگوں سے خصوصی مناسبت تھی ان میں آپ کے والد صاحب دام ظلہ اور مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب ممتاز ہیں، مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کا اس سانحہ عظیم سے صرف ایک دن پہلے رائے بریلی سے فون آیا تھا مگر حضرت اس وقت آرام فرمارہے تھے اس لئے حضرت سے تو بات نہ ہو سکی تھی انکے سب سے معتمد علیہ فرد خاندان اور موجودہ ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید محمد رابع صاحب مد ظلہ سے بات ہوئی تو انہوں نے دوسرے روز جمعہ کو فون کرنے کو کہا، مگر وہی دن حضرتؒ کے وصال کا ثابت ہوا۔ آپکے دار العلوم حقانیہ اور اکوڑہ خٹک کا حضرتؒ اکثر ذکر فرماتے تھے اور حضرت سید احمد شہید قدس سرہ کے تعلق و نسبت سے اسکے ذکر سے خوش ہوتے تھے۔ حضرتؒ کو ہر وہ جگہ عزیز تھی جہاں حضرت سید احمد شہیدؒ کا قیام ہوا ہو۔ الحمد للہ اکوڑہ خٹک بھی وہ مبارک جگہ ہے جہاں حضرت سید صاحبؒ کا پیغام زندہ ہے (دار العلوم حقانیہ کی صورت میں) اور انکا مشن آگے بڑھ رہا ہے اور یہ یقینی طور پر حضرتؒ کیلئے خوشی اور اطمینان کی بات تھی، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اسکی مزید توفیق دے۔

حضرتؒ کی ہمہ جہتی اور عبقری شخصیت پر متنوع مضامین یہاں انگریزی، ہندی اور اردو اخبارات اور جرائد میں خوب اور مسلسل آرہے ہیں۔ نہ لکھنے والے تھک رہے ہیں اور نہ پڑھنے والے اکتارہے ہیں جبکہ عرب ممالک میں عربی میں اہل تعلق آپؒ کی شخصیت کو نئے انداز سے پیش کررہے ہیں، کوشش کی جارہی ہے کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں۔

حضرتؒ کے آخری دن پر خاکسار راقم نے جوش پڑا ''بانگ درا'' لکھنو کیلئے لکھا اور مولانا نذر الحفیظ صاحب ندوی ازہری نے ''تعمیر حیات'' میں 'مرد مومن کا آخری سفر' کے عنوان سے مضمون قلمبند کیا۔ فی الحال یہ دونوں آپ کو ارسال کئے جارہے ہیں۔ آخری رمضان پر بھی ناچیز لکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ بھی ان شاء اللہ ارسال کرے گا۔ حرم مکی و مدنی میں حضرت کی غائبانہ نماز جنازہ کا علم تو آپ کو ہوا ہی ہوگا۔ 'ملک فہد' ولی عہد شہزادہ عبداللہ اور دیگر ارکان مملکت سعودیہ نے اہتمام سے شرکت کی تھی' اس سلسلہ میں امام حرم صاحب کا خط بھی ارسال ہے۔ حضرت کے حادثہ وفات پر حضرت مولانا عبداللہ عباس صاحب ندوی معتمد تعلیمات دار العلوم ندوۃ العلماء کا مضمون ''طاب حیاً وطاب میتاً'' ارسال کیا جارہا ہے' ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور حضرت والد صاحب دام ظلہ کی خدمت میں سلام پہونچا دیں اور درخواست دعا کریں۔

والسلام

خاکسار (مولانا) محمود حسن حسنی

عزیز مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

''الحق'' کا تازہ شمارہ موصول ہوا عالم اسلام کے عظیم مفکر اور داعی حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ کے وصال پر جتنے مقالات اور مضامین اس میں شائع ہوئے ہیں غالباً پاکستان کے کسی دوسرے مجلہ میں نہیں ہوسکے۔ ''الحق'' کا یہ شمارہ گویا ''علی میاں نمبر'' ہی ہے جس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔ البتہ مستقل نمبر کی ضرورت اپنی جگہ مسلّم ہے۔ تمام مقالات ومضامین نہایت عمدہ ہیں۔ عزیز بھائی ڈاکٹر محمود الحسن عارف صاحب کا مضمون بھی اچھا ہے البتہ اس میں دو باتیں درست نہیں ہیں اور یہ مجھے کمپوزنگ کی غلطی معلوم ہوتی ہے جس کی اصلاح نہیں ہوسکی۔ ص ۴۶ کی سطر ۱۳ پر لکھا ہے کہ ''مولانا کے چچا ڈاکٹر (ایم بی بی ایس) سید عبد العلی تھے'' لیکن مولانا حکیم